چند شرعی غذائی اصول!

مفتی شعیب عالم

اصول نمبر: 1.....غذاؤں میں جو طیب ہے وہ حلال ہے اور جو خبیث ہے وہ حرام ہے:

’’ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبَائِثَ ۔‘‘(۱)

’’طیب‘‘ اور ’’خبیث‘‘ متباین الفاظ اور متضاد اصطلاحات ہیں:

’’الطیب: خلاف الخبیث۔‘‘ (۲)

اول الذکر کے تحت حلال کی تمام انواع اور مؤخر الذکر کے ذیل میں حرام کی جملہ اقسام سمٹ کر آجاتی ہیں۔ یہی دونوں حلت وحرمت کے بارے میں اصل الاصول ہیں۔

’’طیب‘‘ کیا ہے؟ ہر چیز میں ’’طیب‘‘ کا وصف اس کی مخصوص نوعیت کے مطابق مختلف ہوتا ہے، اس لیے ’’طیب‘‘ کا معنی موقع ومحل اور موصوف کی مناسبت سے بدلتا رہتا ہے، مثلاً: جب یہ عورت کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو مطلب پاکباز اور پاک دامن عورت ہوتا ہے اور غذا کے ساتھ اُسے لگانے کا مطلب عمدہ اور مرغوب غذا ہے:

’’ (طیب) الطَّیِّبُ علی بناء فِعْل والطَّیّب نعت وفی الصحاح الطَّیِّبُ خلاف الخَبیث قال ابن بری الأمر کما ذکر إلا أنَه قد تتسع معانیه ، فیقال: أَرضٌ طَیِّبةٌ للَّتی تَصْلُح للنبات ورِیحٌ طَیِّبَةٌ إِذا کانت لَیِّنةً لیست بشدیدة وطُعْمَةٌ طَیِّبةٌ إِذا کانت حلالاً وامرأَةٌ طَیِّبةٌ إِذا کانت حِصاناً عفیفةً ومنه قولهٗ تعالٰی الطیباتُ للطَّیِّبین۔‘‘ (۳)

اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ شئے کے اوصاف میں سے جو عمدہ خصلت اور بہترین صفت ہو، وہی طیب ہے۔

اصول نمبر: 2.....حلال کا مطلب جس کی اجازت ہے اور حرام کا معنی جس کی ممانعت ہے۔ ممانعت اگر عدم ملک کی وجہ سے ہو، مثلاً شئے مسروقہ یا مغصوبہ ہو تو وہ حرام لغیرہ اور اگر شئے کی ذات کی وجہ سے ہو تو وہ حرام لعینہٖ ہے، جیسے: خون، پیشاب وغیرہ میں حرمت لغیرہٖ نہیں، بلکہ لذاتہٖ ہے۔

’’طہارت‘‘ اور ’’حلت‘‘ دو مترادف اصطلاحات اور ہم معنی الفاظ نہیں، اس لیے ممکن

ہے کہ کوئی شئے طاہر ہو مگر حلال نہ ہو، جیسے: مچھلی کے علاوہ سمندری اشیاء اور زہر بقدر غیر مضر، مٹی اور کیڑے مکوڑے وغیرہ طاہر ہیں، مگر حلال نہیں۔

اصول نمبر: 3..... ''نجاست'' اور ''حرمت'' میں عموم وخصوص کا تعلق ہے۔ ہر نجس حرام ہے مگر ہر حرام نجس نہیں، جیسے پیشاب نجس بھی ہے اور حرام بھی، مگر دم غیر مسفوح حرام ہے مگر نجس نہیں۔

اصول نمبر: 4..... جن اشیاء کے بارے میں نص وارد ہے، وہ نص کی دلالت کے مطابق حلال یا حرام ہیں۔ جن سے نصوص خاموش ہیں، ان میں اصل اباحت ہے، اگرچہ حرمت اور توقف وغیرہ کے اقوال بھی ہیں، مگر راجح اباحت ہے۔

اباحت کا قاعدہ بھی علی الاطلاق نہیں، بلکہ اس سے مستثنیات بھی ہیں، چنانچہ گوشت میں اصل حرمت اور عبادات میں توقف ہے۔

اصول نمبر: 5..... اباحت کی طرح طہارت بھی اصل ہے اور جس طرح حلت اصل اور حرمت عارض ہے، اسی طرح نجاست بھی عارض ہے۔ اصل ہونے کی وجہ سے حلت اور طہارت کے لیے دلیل کی ضرورت نہ ہوگی۔

اصول نمبر: 6..... اگر دلائل متعارض ہوں تو احتیاط پر عمل ہوگا اور احتیاط یہ نہیں کہ کسی چیز کو حرام یا ناپاک قرار دے دیا جائے، بلکہ احتیاط یہ ہے کہ اصل پر عمل کیا جائے اور اصل اباحت اور طہارت ہے:

''لیس الاحتیاط فی الافتراء علٰی اللّٰہ تعالٰی بإثبات الحرمة أو الکراھة الذین لابد لھما من دلیل بل فی القول بالإباحة التی ھی الأصل وقد توقف النبی ﷺ مع أنہٗ ھو المشرع فی تحریم الخمر أم الخبائث حتّٰی نزل النصُّ القطعیُّ الخ۔'' (۴)

اصول نمبر: 7..... حلت اور طہارت جس قدر یقینی ہیں، ان کے رفع کے لیے بھی اسی قدر یقینی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے، محض شکوک وشبہات اور اوہام وخیالات سے حرمت اور نجاست کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

اصول نمبر: 8..... جس چیز میں مضرت کا پہلو منفعت پر بھاری ہوگا وہ حرام ہوگی، کیونکہ نافع محض یا مجموعۂ شر کوئی چیز نہیں۔ قرآن کریم نے خمر کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے، مگر چونکہ نقصان کا پہلو اس میں غالب ہے، اس لیے اسے حرام قرار دیا ہے۔

اصول نمبر: 9..... بے بنیاد خبروں، جھوٹی افواہوں، غیر مصدقہ اطلاعات اور محض عوامی شہرت کا کوئی اعتبار نہیں، جب کہ پس پشت کوئی سند اور دلیل نہ ہو۔

اصول نمبر: 10..... غذائی مصنوعات کے اندر جو اضافی عناصر شامل کیے جاتے ہیں، ان کے لیے رمز اور اشارے کے طور پر اعداد کا استعمال ہوتا ہے، جنہیں ای نمبرز کہا جاتا ہے۔ یہ نمبرات انواع میں اور انواع مزید ذیلی اقسام میں تقسیم کیے جاتے ہیں، مثلاً: کچھ ایسے ہیں جن کی کچھ غذائی

قدر و قیمت ہے اور کچھ کی نہیں، کچھ ذائقہ کی بہتری کے لیے اور کچھ پروڈکٹ کو دیرپا اور محفوظ بنانے کے لیے اور کچھ جمانے، گاڑھا بنانے اور بعض رقیق اور سیال حالت میں رکھنے کے لیے اور کچھ پروڈکٹ کو عمدہ اور خوشنما بنانے کے لیے شامل کیے جاتے ہیں۔

عام طور پر ایک پروڈکٹ کے تمام مشمولات کو تین انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے: حلال، حرام اور مشکوک، خواہ وہ بنیادی عناصر ہوں یا اضافی، ان سے مقصود رنگت ہو یا ذائقہ، یا کچھ اور ہو۔ یہ تقسیم بڑی حد تک درست ہے اور اس حدیث سے ماخوذ معلوم ہوتی ہے جس کو چوتھائی دین کہا گیا ہے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، مگر زیادہ بہتر یہ ہے کہ کراہت تنزیہی اور تحریمی کا فرق بھی روا رکھا جائے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ فرق حقیقی ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ مکروہ کو حرام کہنے سے اس کی شدت میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے، حالانکہ حکم کو اس کے اصل درجے پر رکھنا ہی سمجھداری ہے۔

اصول نمبر:11..... حلت وحرمت اور طہارت ونجاست کا تعلق دیانات سے ہے اور دیانات میں خبر واحد قابل قبول ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ خبر دینے والا مسلمان، عاقل اور بالغ ہو۔ اگر مخبر فاسق ہو یا مستور الحال ہو تو تحری کے بعد غالب گمان پر عمل واجب ہے۔ بچے اور معتوہ اور کافر کی خبر کا اعتبار نہیں، البتہ منادیِ سلطان اگرچہ فاسق ہو پھر بھی اس کی خبر قبول ہے۔ (۵)

اصول نمبر:12..... جو چیزیں کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں وہ چار قسم پر ہیں:

۱:- جمادات، ۲:- نباتات، ۳:- حیوانات، ۴:- مرکبات

حیوانات پھر دو قسموں میں تقسیم کیے جاتے ہیں:

۱:- بحری ۲:- بری

بری جانوروں کی پھر تین بڑی بڑی قسمیں ہیں:

۱:- جن میں بہتا ہوا خون ہو۔ ۲:- جن میں خون تو ہو لیکن بہنے والا نہ ہو۔

۳:- اور جن میں سرے سے خون ہی نہ ہو۔

’’وأما الذی یعیش فی البر فأنواعٌ ثلثۃٌ: مالیس لہٗ دمٌ أصلا، وما لیس لہٗ دمٌ سائلٌ... وما لہٗ دمٌ سائلٌ ۔‘‘ (۶)

تفصیلی احکام

جمادات ونباتات

سب کے سب حلال اور پاک ہیں، البتہ کسی جامد چیز کا اتنی مقدار میں استعمال جائز نہیں جو

مسکر ہو یا مضر ہو۔ مضر میں ممانعت کی وجہ ضرر اور مسکر میں سکر ہے، اس لیے اگر مضر کا ضرر اور مسکر سے سکر دور کردیا جائے تو ممانعت بھی نہ رہے گی۔ جو حکم جمادات کا ہے، وہی نباتات کا بھی ہے۔

حیوانات

حیوانات میں سے انسان اپنی حرمت کی وجہ سے اور اس کا فضلہ نجاست کی وجہ سے اور خنزیر نجس العین ہونے کی وجہ سے اور کیڑے مکوڑے خبث کی وجہ سے حرام ہیں۔ بحری حیوانات میں سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں۔ جو مچھلی مرکر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگے جسے سمک طافی کہتے ہیں، اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

بری حیوانات میں سے جو جانور اور پرندے شکار کر کے کھاتے پیتے رہتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں، جیسے: شیر، بھیڑیا، بلی، کتا، بندر، شکرا، باز اور گدھ وغیرہ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے: طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ اور خرگوش وغیرہ یہ سب جانور حلال ہیں۔

بری جانور جو شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں اور ان میں دم سائل ہے وہ حرام ہیں، مگر شرعی ذبح سے وہ بھی پاک ہوجاتے ہیں، البتہ خنزیر ذبح شرعی سے بھی پاک نہیں ہوسکتا، اسی طرح دم سائل بھی ذبح سے پاک نہیں ہوتا، جو جانور ماکول اللحم ہیں وہ باقاعدہ ذبح سے حلال بھی ہوجاتے ہیں۔ (۷)

حلال ذبیحہ کے مکروہ اعضاء

حلال مذبوح جانور کے بھی سات اعضاء مکروہ تحریمی ہیں:

۱:- بہتا ہوا خون　۲:- مادہ کی پیشاب گاہ　۳:- مثانہ　۴:- غدود
۵:- پتہ　۶:- کپورے　۷:- نر کی پیشاب گاہ (۸)

لحم، کبد اور طحال کا خون حلال ہے اور رگوں میں جو خون رہ جاتا ہے، اس کے بارے میں فقہ حنفی میں چار اقوال ملتے ہیں:

’’فالحاصل من تتبع کتب الفقه ان فی الدم الباقی فی العروق أربع روایات۔‘‘ (۹)

جو جانور حلال اور حرام جانور کے ملاپ سے پیدا ہو

جو جانور حلال اور حرام جانور کے ملاپ سے پیدا ہو، وہ مرجوح قول کے مطابق حرام ہے، مگر صحیح تر یہ ہے کہ اگر مادہ حرام ہے تو وہ حرام ہے اور اگر مادہ حلال ہے تو وہ حلال ہے۔ شیخ مخدوم ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالۂ کتب اس شرط کا بھی اضافہ کیا ہے کہ بچہ میں واضح شباہت نر جانور کی نہ ہو۔

’’المعتبر فی الحل والحرمة الأم فیما یولد من مأکول وغیر مأکول کذا فی التبیین ..... لکن الحل باعتبار حلة الأم إذا لم یکن الولد غالب الشبه بأبیه فی

شئی من الأعضاء ونحوها لما قال المسکین فی شرحه علی الکنز فی مسائل الآسار: إن قولهم: الولد یتبع الأم فی الحل والحرمة مقید بما إذا لم یغلب شبهه بالأب، أما إذا غلب شبههٗ فلا یحل۔'' (۱۰)

مردار کے پاک اعضاء

مردار حرام بھی ہے اور ناپاک بھی، مگر اس کے بال، ہڈی جب کہ اس پر دسومت (چکناہٹ) نہ ہو، کھال جب کہ دباغت کردی جائے، ناخن، سم، سینگ، پر وغیرہ پاک ہیں۔ کھال کے حکم میں مثانہ، اوجھ، پوست، سنگدانہ، آنتیں اور جھلیاں بھی ہیں کہ یہ اعضاء بھی کھال کی طرح دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں۔ جو اعضاء نجاست کا محل ہیں، جیسے: سنگدانہ وغیرہ ان کو نجاست ظاہری سے دھولینا ضروری ہے۔ (۱۱)

نشہ آور اشیاء

نشہ آور اشیاء دو قسم پر ہیں: ۱:- نشہ آور ۲:- غیر نشہ آور

جو نشہ آور ہیں، وہ پھر دو قسم پر ہیں: ۱:- سیال ۲:- غیر سیال

جو سیال ہیں، ان کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱:- چار حرام شرابیں ۲:- چار حرام شرابوں کے علاوہ اور شرابیں

جو چار شرابیں حرام ہیں وہ نجس بھی ہیں اور حرام بھی ہیں اور اس کے علاوہ جو دیگر شرابیں ہیں، ان کا حکم اسبابِ حرمت کے بیان میں تفصیل کے ساتھ آتا ہے۔

جو خشک اشیاء ہیں اور نشہ آور ہیں، جیسے: افیون اور بھنگ وغیرہ وہ پاک ہیں، ان کے داخلی یا خارجی استعمال کا بیان آگے آتا ہے۔

اصول نمبر: 13..... کسی چیز کا استعمال درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک کی بنا پر ممنوع ہوتا ہے:

۱:- کرامت ۲:- اسکار ۳:- اضرار ۴:- استخباث ۵:- نجاست

''ضبط أهل الفقه حرمة التناول إما بالإسکار کالبنج وإما بالإضرار بالبدن کالتراب والتریاق أو بالإستقذار کالمخاط والبزاق وهذا کله فیما کان طاهراً۔'' (۱۲)

۱:- کرامت

کوئی انسانی عضو یا انسانی عضو سے ماخوذ کوئی جزء کسی مصنوع میں شامل ہو تو احترامِ آدمیت کی وجہ سے اس کا استعمال حرام ہوگا، خواہ وہ انسانی عضو بذات خود پاک ہو یا ناپاک ہو، مثلاً: ایل سسٹین جو انسانی بالوں سے بنایا جاتا ہے اور فلور امپروور کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

عورت کے جنین کے اردگرد جو غلاف ہوتا ہے جسے مشیمہ کہتے ہیں، اس سے ایک مادہ مولوکو بی بی۱۲ تیار کیا جاتا ہے جو عورت کے دودھ میں اضافہ کرتا ہے۔ پلاسنٹا بھی پیٹ میں موجود بچے کے گرد غلاف سے بنایا جاتا ہے اور کاسمیٹکس میں استعمال ہوتا ہے۔ ای ڈبلیو ای وہ مادہ ہے جو عورت کو اسقاطِ حمل کرانے کے بعد ساقط شدہ حمل سے تیار کیا جاتا ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور شادابی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ان تمام اشیاء کا استعمال انسانی اعضاء کی شمولیت کی وجہ سے حرام ہے۔

۲:- اسکار

چار حرام شرابوں کا استعمال تو حرام ہے، اس کے علاوہ کسی اور نشہ آور چیز کا اتنی مقدار میں استعمال جس سے نشہ ہو حرام ہے، خواہ وہ نشہ آور چیز سیال ہو یا جامد، اور اگر سیال ہو تو انگور یا کھجور سے بنی ہوئی شراب ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور شراب ہو۔

۳:- اضرار

جو اشیا مضر ہیں ان کا استعمال ناجائز ہے، جیسے: زہر وغیرہ۔

نقصان سے مراد یہ ہے کہ دین، عقل، مال اور نسل کے لیے نقصان دہ ہو۔

اگر مضر اشیاء کا ضرر دور کر دیا جائے تو وہ حرام بھی نہیں رہتیں، مگر جن چیزوں کو شریعت نے صراحت کے ساتھ حرام کر دیا ہے وہ حرام ہی رہیں گی، خواہ ان کے استعمال سے ظاہری اور فوری نقصان ہو یا نہ ہو۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی شے بہر صورت مضر ہو، بلکہ عام طبائع کے لیے اس کا مضر ہونا کافی ہے اور ضرر کا بھی صرف غلبۂ ظن ضروری ہے۔ مزید یہ کہ ممکن ہے کہ کوئی شئے لوگوں میں سے ایک عام شخص کے لیے جائز ہو، مگر کسی خاص فرد کے واسطے ممنوع ہو، مثلاً: چونا اور تمباکو کا استعمال جائز ہے، مگر جس کو نقصان دیتے ہوں، اس کے لیے منع ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایک شئے ایک شخص کے لیے مضر ہونے کی بنا پر حرام اور دوسرے کے لیے غیر مضر ہونے کی بنا پر حلال ہوسکتی ہے۔ جو اشیاء مفید اور مضر دونوں پہلو رکھتی ہوں، ان میں غالب کا اعتبار ہوگا۔

۴:- استخباث

''طیب'' کی ضد ''خبیث'' ہے۔ جو چیزیں سلیم الطبع انسان کو طبعاً ناپسند اور غیر مرغوب ہوں اور اسے ان سے طبعاً گھن آتی ہو وہ حرام ہیں۔ جملہ حشرات الارض اس علت کی بنا پر حرام ہیں کہ ان میں خبث ہوتا ہے، مگر خبیث ہونے کے ساتھ کوئی شئے پاک بھی ہوسکتی ہے، جیسا کہ مچھلی کے علاوہ دیگر دریائی جانوروں میں خبث ہے، مگر وہ پاک بھی ہیں۔ پاک ہونے کی وجہ سے ان کا خارجی

استعمال جائز ہے اور حلال نہ ہونے کی وجہ سے ان کا کھانا جائز نہیں۔ الغرض خبث اور حلت جمع نہیں ہو سکتے، مگر خبث اور طہارت جمع ہو سکتے ہیں۔

۵:- نجاست

جو چیز گندی اور پلید ہے، اس کا کھانا جائز نہیں، جیسے پیشاب، خون، پیپ، وغیرہ۔

مرکبات

نجس اور غیر نجس مل جائیں تو وہ نجس ہوتے ہیں۔ پھر اگر نجاست غالب ہو تو اس کا حکم نجس العین کا ہے اور اگر نجاست مغلوب ہو تو وہ نجس تو ہے، مگر خارجی استعمال اس کا جائز ہے۔

اگر مضر اور غیر مضر مل جائیں اور ضرر جاتا رہے، یا خبیث اور غیر خبیث مل جائیں اور خبث جاتا رہے تو ضرر اور خبث کی بنا پر پائی جانے والی حرمت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مضر کا ضرر، مسکر کا سکر اور خبیث کا خبث دور ہو جائے تو حرمت بھی دور ہو جاتی ہے۔

نجس چیز اگر نجس العین ہے تو سوائے تبدیل ماہیت کے طہارت کا اور کوئی طریقہ نہیں اور اگر متنجس ہے تو انقلابِ ماہیت سے بھی پاک ہوسکتی ہے اور نجاست کے اجزاء الگ کرنے سے بھی پاک ہوسکتی ہے۔ (۱۳)

اصول نمبر: 14..... داخلی اور خارجی استعمال کا فرق

شریعت اشیاء کے داخلی اور خارجی استعمال میں فرق کرتی ہے:

۱:- نجس کا داخلی اور خارجی استعمال ناجائز ہے۔

۲:- متنجس کا خارجاً استعمال جائز ہے، بشرطیکہ نجاست غالب نہ ہو اور اگر نجاست کا غلبہ ہو تو وہ نجس العین کے حکم میں ہے۔

۳:- جو چیز سیال نہ ہو اور نشہ آور ہو، جیسے افیون اور بھنگ وغیرہ ان کی اتنا مقدار کھالینا جو نشہ نہ کرے اور مقصد لہو ولعب نہ ہو جائز ہے اور اس دوا کا لگانا بھی جائز ہے جس میں یہ چیزیں شامل ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے۔

۴:- چار حرام شرابوں کے علاوہ اور شرابوں کا خارجی استعمال جائز ہے اور داخلی استعمال بھی کسی معتد بہ غرض کے لیے جائز ہے۔

۵:- جمادات اور نباتات کا خارجی استعمال جائز ہے۔

۶:- حشرات الارض کا خارجی استعمال جائز ہے۔

۷:- غیر ماکول اللحم جانور بھی اگر ذبح کر دیا جائے تو پاک ہو جانے کی وجہ سے اس کا

خارجی استعمال جائز ہوجاتا ہے، البتہ خنزیر اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ ایک ضمنی اختلاف یہ بھی ہے کہ ذبح سے مراد ذبح شرعی ہے یا مطلق ذبح کافی ہے۔

۸:- مردار کے بعض اعضاء جیسے بال، ہڈی، ناخن وغیرہ کا بھی بیرونی استعمال جائز ہے، اسی طرح مردار کی کھال اور آنتوں اور جھلیوں وغیرہ کا دباغت کے بعد خارجی استعمال جائز ہے۔

۹:- حلال جانور اگر مرجائے تو اس کے تھنوں کا دودھ پاک اور حلال ہے۔

۱۰:- حرام جانور جو دم سائل رکھتا ہو وہ اگرچہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہے، مگر اس کا انڈا پھر بھی ناپاک رہتا ہے۔

اصول نمبر:15..... جو چیز ناپاک ہے اس کا کھانا حرام ہے، مگر جو پاک ہے ضروری نہیں کہ اس کا کھانا حلال ہو۔ بنابریں درج ذیل اشیاء پاک ہیں، اس لیے ان کا بیرونی استعمال جائز ہے، مگر حرام بھی ہیں، اس لیے ان کا کھانا حلال نہیں:

۱:- مچھلی کے علاوہ پانی کے تمام حیوانات اور ان کے اجزاء، ۲:- کیڑے مکوڑے، ۳:- خشکی کے وہ تمام جانور جن میں دم سائل نہ ہو، ۴:- وہ تمام جانور جن کو شرعی ذبح کیا جائے ان کے تمام اعضاء سوائے دم مسفوح کے سب پاک ہوجاتے ہیں، ۵:- مردار کے بال، ناخن، سینگ، پر، وغیرہ، ۶:- مردار کی کھال اور اعضاء جلدی، جیسے: مثانہ، اوجھ، پتہ، پوست، سنگدانہ وغیرہ دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں، ۷:- سانپ اور چھپکلی جب کہ بالشت بھر سے چھوٹے ہوں، ۸:- وہ غیر مسفوح خون جو رگوں، گوشت یا جلد میں رہ جائے، ۹:- حلال پرندوں کے فضلات، ۱۰:- ایسے حیوانات کا فضلہ جس سے احتراز بہت مشکل ہو اور اس میں عموم بلویٰ ہو جیسے: مکھی کی بیٹ اور ریشم کے کیڑے کا فضلہ، ۱۱:- حلال پرندوں کا لعاب، پسینہ اور میل، ۱۲:- انسان کا لعاب، پسینہ، میل، آنسو اور قے قلیل، ۱۳:- کیڑوں کا لعاب جن سے گھن نہ آتی ہو، ۱۴:- جامد شئے بقدر نشہ، ۱۵:- نباتات بقدر نشہ، ۱۶:- غیر ماکول زندہ جانور سے الگ کیا ہوا ایسا عضو جس میں حس نہ ہو، ۱۷:- الکحل جو انگور و کھجور کے علاوہ کسی اور شئے سے کشید کیا گیا ہو، ۱۸:- عورت کا دودھ علاوہ شیر خوار کے کسی اور کے لیے، اگر شوہر خود شیر خوارگی کی عمر میں ہو اور بیوی کا دودھ پی لے تو حرمت کے ساتھ نکاح کے فسخ کا باعث ہے، ۱۹:- ذبح کے بعد جو خون رگوں اور جلد میں رہ جاتا ہے اور دم کبد وطحال کے علاوہ جو خون غیر مسفوح ہو وہ بھی پاک ہے، مگر حلال نہیں۔

ناپاک اشیاء

۱:- جو جانور شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں، ۲:- جو جانور شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو، ۳:- حرام شرابیں، ۴:- زندہ جانور سے جدا کیا ہوا ایسا عضو جس میں حس ہو، ۵:- مردار سوائے

چند اعضاء کے، ۶:-خنزیر، ۷:- ان جانوروں کا دودھ جن کا گوشت کھانا حرام ہے، ۸:- مردار کا انڈا اگرچہ اُسے ذبح کیا گیا ہو، ۹:- حلال جانور کا گندا انڈا جب خون بن جائے۔

اصول نمبر:16.....ذبح کے وقت

۱:-عمل ذبح ۲:- ذابح ۳:- آلۂ ذبح

۴:- اور مذبوح کی تمام شرائط کی رعایت لازم ہے۔

سوائے مچھلی اور ٹڈی کے کسی جانور کو بغیر ذبح کر کے کھانا درست نہیں۔

ذبح کا قاعدہ یہ ہے کہ اس سے ماکول اللحم حلال اور غیر ماکول اللحم پاک ہوجاتا ہے۔

اصول نمبر:17.....ہر وہ چیز جس کے اندر کسی حیوان کے اجزاء مخلوط ہوگئے ہوں، اگرچہ وہ حیوان غیر دموی ہو، اس کا استعمال جائز نہیں۔ البتہ اس اصول سے مچھلی اور ٹڈی مستثنیٰ ہیں۔ بڑی دیگ میں اگر مکھی گر جائے تو دیگ ناپاک نہیں ہوتی، مگر مکھی کا کھانا پھر بھی جائز نہیں رہتا، البتہ چند استثنائی مثالیں ایسی موجود ہیں کہ جہاں باوجود احتیاط کے تحرز مشکل ہو، وہاں گنجائش ہے:

”وقد ظهر من كلام صاحب القنية فائدة: هي أن كل شئي اختلط معهٗ أجزاء حيوان غير مأكول ولو غير دموي لايحل أكلهٗ ، قلت: ويستثنى منه مافي مطالب المؤمنين ، عبارته هذهٖ: لايحل الميتة إلا السمك والجراد وما في معناهما مما يستحيل تميزها من الأطعمة كدود الجبن والتفاح فإن الاحتراز عنها غير ممكن. انتهى وهذا من أعظم الفوائد فكن على بصيرة من ذلك۔“ (۱۴)

اصول نمبر:18.....جن مصنوعات کی تیاری میں ۱:- حرام جانور کا کوئی جزء ہو، ۲:- یا غیر شرعی طور پر ذبح کیے گئے حلال جانور کا کوئی جزء ہو، ۳:- یا حلال جانور کے حرام اجزاء میں سے کوئی جزء ہو، ۴:- یا زندہ حلال جانور کا ذی حس کوئی جزء ہو، ان کا خوردنی استعمال ناجائز ہوگا۔

جن مصنوعات میں ۱:-حرام اجزاء ترکیبی شامل ہوں، ۲:-غذا براہِ راست مضر صحت ہو، ۳:- انسانی عضو کا کوئی حصہ یا اس سے کشید کردہ کوئی حصہ شامل ہو، ۴:-اس کی تیاری، پیکجنگ، اسٹوریج، ٹرانسپوٹیشن میں کوئی حرام جزء شامل ہو، ۵:- ایسے برتن، پلانٹ، اوزار، جس میں حرام مصنوعات تیار ہوتی ہوں اور پھر ان میں حلال تیار کیا جائے اور حلال کی تیاری سے قبل ان کی مطلوبہ پاکی کا اہتمام نہ کیا جائے۔

اصول نمبر:19.....عموم بلویٰ جس طرح طہارت اور نجاست میں باعث تخفیف ہے، اسی طرح حلت وحرمت میں بھی باعث تخفیف ہے۔

اصول نمبر:20.....ذبیحہ تو صرف مسلمان اور کتابی کا حلال ہے، مگر ذبیحہ کے علاوہ اور

خشک خوردنی اشیاء مثلاً: پھل فروٹ، اجناس وغیرہ ہر کافر ومشرک کے ہاتھ کے جائز وحلال ہیں۔

جن اشیاء میں صنعت کی ضرورت پڑتی ہے، ان میں چونکہ ان کے ہاتھ اور برتن کا استعمال ہوتا ہے، اس لیے بلاضرورت شدیدہ استعمال نہ کرے، البتہ اگر طہارت کا اور کسی حرام چیز کی عدم شمولیت کا یقین ہو تو پھر استعمال میں حرج نہیں۔ (۱۵)

اصول نمبر: 21.....اگر علم ہو کہ کسی پروڈکٹ میں حرام شامل ہے یا کسی خاص پروڈکٹ کے بارے میں تو علم نہ ہو، لیکن یہ معلوم ہو کہ اس کا صانع بالالتزام حرام شامل کرتا ہے تو اس کا استعمال جائز نہ ہوگا۔

اگر کچھ علم نہ ہو اور معاملہ گوشت یا اس سے بنی ہوئی کسی ایسی چیز کا نہ ہو، جس میں اصل حرمت ہو تو وہ چیز حلال کہلائے گی۔ اسی طرح اگر کسی شئے میں الکحل کا ملایا جانا ثابت ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ انگور یا کھجور سے کشید کیا ہوا ہے تو وہ چیز ناپاک اور حرام ہوگی۔

اگر معلوم ہو کہ الکحل انگور وکھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے کشید کیا گیا ہے تو وہ پروڈکٹ پاک اور حلال ہوگا، بشرطیکہ نشہ کی حد تک اس میں الکحل شامل نہ ہو۔

اگر الکحل کا ماخذ معلوم نہ ہو، لیکن قرائن کی بنا پر اغلب یہ ہو کہ وہ انگور وکھجور سے حاصل کردہ نہیں ہے، جیسا کہ آج کل غالب یہ ہے کہ انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر نباتات سے الکحل حاصل کیا جاتا ہے تو ایسی مصنوعات کو حلال اور پاک تصور کیا جائے گا۔

اگر کسی چیز کے بارے میں یقینی معلوم ہو کہ وہ حرام ہے یا نجس ہے اور پھر شک پیدا ہوجائے کہ تبدیلِ ماہیت کے نتیجے میں وہ پاک وحلال ہوا ہے یا نہیں تو اسے حرام اور نجس ہی متصور کیا جائے گا، کیونکہ اس کا حرام اور نجس ہونا یقینی ہے، جب کہ حلت وطہارت میں شک ہے اور تعارض کے وقت یقین کو شک پر ترجیح حاصل ہوتی ہے، مثلاً: جیلاٹن بڑی مقدار میں جانور کی ہڈیوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور بنانے والے یورپی ممالک ہیں، جن کے ہاں حلال ذبیحہ کا اہتمام نہیں ہوتا، گویا جیلاٹن مردار کی ہڈیوں سے بنایا جاتا ہے اور مردار کی ہڈی پر اگر چکناہٹ نہ ہو تو وہ پاک ہوتی ہے، لیکن حلال نہیں ہوتی۔ حلال ہونے کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ہڈی میں انقلابِ ماہیت ہوجائے، لیکن انقلابِ ماہیت میں شک ہو تو وہ پروڈکٹ حرام ہوگا، کیونکہ ہڈی اصل میں حرام تھی اور بذریعہ تبدیلِ ماہیت اس کے پاک ہونے میں شک ہے۔

اشیاء میں اصل حلت ہے، مگر گوشت میں چونکہ اصل حرمت ہے، اس لیے گوشت اسی وقت حلال کہلائے گا جب دلیل سے اس کا حلال ہونا ثابت ہوجائے، اس لیے غیرمسلم ممالک سے درآمد

کیا گیا گوشت اسی وقت حلال کہلائے گا جب یقینی دلیل سے اس کا حلال ہونا ثابت ہو جائے اور مسلم ممالک کا ذبیحہ حلال کہلائے گا، مگر یہ کہ دلیل سے اس کا حرام ہونا ثابت ہو جائے۔

مآخذ ومراجع

۱:......الأعراف: ۱۵۷۔ ۲:......الصحاح فی اللغۃ، ج:۱،ص: ۴۳۴۔

۳:......لسان العرب، ج:۱،ص: ۵۶۳، ابن منظور۔ ۴:......انظر رد المحتار: کتاب الاشربۃ، جلد: ۵،ص: ۳۲۶، ط: مصطفی البابی مصر۔

۵:...... ملاحظہ فرمائیں: فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان للعلامۃ المخدوم ہاشم السندیؒ، مطلب فی قبول خبر المستور والفاسق فی الدیانات، ص: ۱۷۱ وما بعدھا، ط: دار الکتب العربیۃ۔

۶:...... ہندیۃ: الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان، ط: کوئٹہ

۷:...... ملخص ومستفاد از رسالہ طبی جوہر، حصہ نہم، بہشتی زیور

۸:...... بدائع الصنائع، ج: ۵،ص: ۶۱، ابن نجیم، البحر الرائق، ج: ۸،ص: ۵۵۳، رد المحتار، ج: ۶،ص: ۴۹۷

۹:...... فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان للعلامۃ المخدوم ہاشم السندیؒ، ص: ۱۷۱، ط: دار الکتب العربیۃ

۱۰:...... المصدر السابق: ۱۲۴-۱۲۵۔ ۱۱:...... ملخص ومستفاد من رسالہ طبی جوہر، حصہ نہم، بہشتی زیور۔

۱۲:...... تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ، ج: ۲،ص: ۳۶۳، ط: المکتبۃ الحبیبیۃ۔

۱۳:...... ”أن المال إنما یحرم إما لمعنی فی عینه أو لخلل فی جهة اکتسابه، القسم الأول الحرام لصفة فی عینه کالخمر و الخنزیر وغیرهما وتفصیله أن الأعیان المأکولة علی وجه الأرض لا تعدو ثلاثة أقسام، فإنها إما أن تکون من المعادن کالملح و الطین وغیرهما أو من النبات أو من الحیوانات أما المعادن فهی أجزاء الأرض وجمیع ما یخرج منها فلا یحرم أکله إلا من حیث أنه یضر بالآکل وفی بعضها ما یجری مجری السم والخبز لو کان مضرا لحرم أکله و الطین الذی یعتاد أکله لا یحرم إلا من حیث الضرر وفائدة قولنا انه لا یحرم مع أنه لا یؤکل أنه لو وقع شیء منها فی مرقة أو طعام مائع لم یصر به محرما وأما النبات فلا یحرم منه إلا ما یزیل العقل أو یزیل الحیاة أو الصحة فمزیل العقل البنج و الخمر وسائر المسکرات ومزیل الحیاة السموم ومزیل الصحة الأدویة فی غیر وقتها وکأن مجموع هذا یرجع إلی الضرر إلا الخمر و المسکرات فإن الذی لا یسکر منها أیضا حرام مع قلته لعینه ولصفته وهی الشدة المطربة وأما السم فإذا خرج عن کونه مضرا لقلته أو لعجنه بغیره فلا یحرم وأما الحیوانات فتنقسم إلی ما یؤکل وإلی ما لا یؤکل وتفصیله فی کتاب الأطعمة والنظر یطول فی تفصیله لاسیما فی الطیور الغریبة وحیوانات البر والبحر وما یحل أکله منها فإنما یحل إذا ذبح ذبحا شرعیا روعی فیه شروط الذابح والآلة والذبح وذلک مذکور فی کتاب الصید والذبائح وما لم یذبح ذبحا شرعیا أو مات فهو حرام ولا یحل إلا میتتان السمک والجراد وفی معناهما ما یستحیل من الأطعمة کدود التفاح والخل والجبن فإن الاحتراز منهما غیر ممکن فأما إذا أفردت وأکلت فحکمها حکم الذباب والخنفساء والعقرب وکل ما لیس له نفس سائلة لا سبب فی تحریمها إلا الاستقذار ولو لم یکن لکان لا یکره فإن وجد شخص لا یستقذره لم یلتفت إلی خصوص طبعه فإنه التحق بالخبائث لعموم الاستقذار فیکره أکله کما لو جمع المخاط وشربه کره۔“

۱۴:...... فاکھۃ البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان للعلامۃ المخدوم ہاشم السندیؒ، ص: ۱۷۱، ط: دار الکتب العربیۃ۔

۱۵:...... ملاحظہ کیجیے: معارف القرآن مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ، جلد: ۳،ص: ۴۹۔